تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد سوم

خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ





نفیس اکیڈمی

اردو بازار کراچی

گے اور اگر وہ شہید ہو گئے اور تم مدینہ میں ہوئے تو لوگ تم پر اعتراض کریں گے اس لیے تم باہر نکل کر فلاں مقام پر رہو کیونکہ اگر تم یمن کے کسی غار میں ہوں گے تو لوگ تمہیں تلاش کر لیں گے'' حضرت نے ان کا یہ مشورہ نہیں مانا۔

جنگ کی ممانعت:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بائیس دن تک محصور رہے پھر ان (باغیوں) نے دروازہ جلا دیا۔ اس وقت گھر میں بہت آدمی تھے جن میں عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ اور مروان بھی شامل تھے۔ یہ لوگ کہہ رہے تھے ''آپ ہمیں (جنگ کرنے کے لیے) اجازت دیں''۔

قسمت پر صبر:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک بات کہی تھی میں اس پر صابر ہوں۔ یہ لوگ دروازہ نہیں جلا رہے ہیں بلکہ اس سے بڑی بات کا مطالبہ کر رہے ہیں اس لیے میں جنگ کرنے سے منع کرتا ہوں''۔ اس پر سب لوگ نکل گئے۔

قرآن کی تلاوت:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید منگوایا اور اس میں سے یہ دیکھ دیکھ کر پڑھنے لگے اس وقت حسین بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تھے آپ نے فرمایا ''تمہارے والد اس وقت بہت بڑے کام میں (مشغول) ہیں لہٰذا میں تمہیں قسم کھا کر یہ کہتا ہوں کہ ''تم چلے جاؤ''۔

بیت المال کی حفاظت:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قبیلہ ہمدان کے ایک شخص ابوکرب اور انصار میں سے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ بیت المال کے دروازے پر کھڑے رہیں (اور اس کی حفاظت کریں) بیت المال میں صرف دو بوریاں تھیں۔

عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ اور مروان نے دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے ابن الزبیر رضی اللہ عنہ اور مروان کو دھمکایا (اور گھر کے اندر گھس گئے) جب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ دونوں بھاگ گئے۔

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی گستاخی:

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے وہاں پہنچ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی۔ آپ نے فرمایا ''تم میری داڑھی چھوڑ دو۔ تمہارا باپ اسے نہیں پکڑتا تھا'' اس پر اس نے داڑھی چھوڑ دی اس کے بعد کئی لوگ آ گئے کسی نے تلوار ماری اور کسی نے زدوکوب کیا اور ایک شخص بھالا لے کر آیا اور اس سے ان پر حملہ کیا۔

ناپاک حملہ:

خون نکل کر قرآن مجید پر بہنے لگا۔ اس کے باوجود یہ سب آپ کو قتل کرنے سے ڈرتے تھے چونکہ آپ عمر رسیدہ تھے اس لیے اس حالت میں بے ہوش ہو گئے اتنے میں دوسرے لوگ بھی آ گئے' جب انھوں نے آپ کو بے ہوش دیکھا تو انھوں نے آپ کی ٹانگ کو پکڑ کر گھسیٹا اس پر حضرت نائلہ اور ان کی بیٹیاں چلانے لگیں تجیبی نے اپنی تلوار نکال لی۔

آپ کی شہادت:

اسے آپ کے شکم مبارک میں گھونپنا چاہا مگر حضرت نائلہ نے اس وار کو روکا جس سے ان کی انگلیاں کٹ گئیں اس کے بعد

ارادہ تھا کہ جب تک انتظامات درست نہ ہو جائیں اس وقت تک خود بصرہ میں قیام کریں۔

اشتر کی اونٹ کی پیشکش:

کلیب کا بیان ہے کہ مجھے اشتر نے حکم دیا کہ بصرہ میں جو سب سے زیادہ قیمتی اونٹ ہو وہ خرید لو۔ میں نے تلاش کر کے ایک نہایت قیمتی اونٹ خریدا۔ اشتر نے مجھے حکم دیا کہ اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے میرا اسلام کہنا اور یہ اونٹ پیش کرنا۔ میں وہ اونٹ لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا انھوں نے اشتر کا نام سن کر اس کے لیے بددعاء کی اور اونٹ واپس کر دیا۔ میں نے اشتر سے جا کر تمام واقعہ بیان کیا اس پر اشتر نے کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے اس لیے برا کہہ رہی ہیں کہ ان کا بھانجا جنگ میں ضائع ہو گیا۔

اشتر کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراضگی:

اشتر کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا عامل بنا دیا ہے تو وہ غصہ میں بھنا کر بولا کیا اسی لیے ہم نے اس بوڑھے (عثمان رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا تھا کہ یمن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا جائے حجاز قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور کوفہ خود علی رضی اللہ عنہ لے لیں۔

یہ کہہ کر اشتر نے اپنی سواری منگائی اور اس پر سوار ہو کر لشکر کو چھوڑ کر چلا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے کوچ کا حکم دیا اور نہایت تیزی سے چل کر اشتر کے سر پر پہنچ گئے اور اس کے سامنے یہ ظاہر ہونے نہیں دیا کہ اس گفتگو کی انہیں اطلاع مل چکی ہے اور فرمایا اتنی جلدی کیا ہے کہ ہمیں پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خطرہ پیدا ہوا تھا کہ اگر یہ لشکر چھوڑ کر چلا گیا تو لوگوں کے پاس جا کر ایک نیا فتنہ کھڑا کرے گا۔ اور ایک نئی بغاوت کھڑی ہو جائے گی۔

قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا لشکر علی رضی اللہ عنہ سے اخراج:

سری نے شعیب وسیف کے حوالے سے محمد وطلحہ کا یہ بیان میرے پاس لکھ کر روانہ کیا کہ جب بصرہ والوں کے وفد کوفہ والوں کے پاس پہنچے اور حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ ام المومنین رضی اللہ عنہا اور زبیر وطلحہ رضی اللہ عنہما سے مل کر واپس آ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بھی صلح کے خواہاں ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو جمع فرمایا اور ایک خطبہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثنا اور حضور پر درود کے بعد زمانہ جاہلیت اور اس کی بدبختی کا ذکر کیا پھر اسلام کی سعادت کا ذکر کیا اور اس کے بعد فرمایا:

"اس امت پر یہ بھی اللہ کا ایک انعام تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ اوّل کے ذریعہ اس امت کے اتحاد کو برقرار رکھا پھر خلیفہ دوئم اور سوئم کے زمانے میں بھی اسی طرح رہا۔ پھر یہ حادثہ پیش آیا اور مختلف قوموں نے اپنی دنیا طلبی کی خاطر امت میں پھوٹ ڈال دی اور ان لوگوں کو اس بات کا حسد تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو کیوں فضیلت عطا فرمائی۔ اس لیے یہ لوگ چاہتے تھے کہ زمانے کو پھر دور جاہلیت میں تبدیل کر دیں تا کہ ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت باقی نہ رہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم اور اپنے ارادے کو پورا کر کے رہتا ہے۔

خبردار! میں کل یہاں سے بصرہ کی جانب کوچ کروں گا۔ تم لوگ بھی میرے ساتھ کوچ کرو۔ اور ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہرگز نہ جائے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں کسی قسم کی معاونت کی ہو یا اس میں کسی قسم کا حصہ لیا ہو۔

یہ بے وقوف لوگ مجھ سے جدا ہو جائیں''۔

قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کا مشورہ:

یہ اعلان سن کر وہ لوگ جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں حصہ لیا تھا یا قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی تھے یکجا جمع ہوئے ان جمع ہونے والوں میں علباء بن الہیثم' عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' سالم بن ثعلبۃ العبسی' شریح بن اوفی الضبیعہ اور اشترنخعی شامل تھے۔ اور مصریوں کے ساتھ ابن السوداء اور خالد بن ملجم تھے۔ ان لوگوں میں باہم مشورہ ہوا۔ یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم! یہ تو ایک ظاہری بات ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ کتاب اللہ سے واقف ہیں اس وجہ سے وہ لازماً ایک نہ ایک روز قرآن پر عمل کرتے ہوئے قاتلین سے قصاص کا مطالبہ کریں گے اور جس وقت وہ یہ مطالبہ کریں گے اس وقت کوئی مخالف نہ ہوگا اور ہماری تعداد دوسروں مقابلے میں کم ہو جائے گی اور وہ وقت ہوگا جب کہ علی رضی اللہ عنہ قوم پر جان دیں گے اور قوم ان پر جان دے گی اور جب ہماری تعداد اتنی بڑی کثرت کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگی تو خدا کی قسم! تمہیں دھکے دے دیئے جائیں گے اور تمہیں کسی جگہ بھی نجات کی صورت نظر نہیں آئے گی۔

اشترنخعی: طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کے ارادوں سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن علی رضی اللہ عنہ کے ارادوں سے آج تک واقف نہ ہو سکے خدا کی قسم! تمام لوگوں کی ہمارے بارے میں ایک ہی رائے ہے اور اگر زبیر، طلحہ اور علی رضی اللہ عنہم نے صلح کر لی تو وہ صلح ہمارے خونوں پر ہوگی آؤ کیوں نہ ہم علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کر کے اسے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دیں اس سے ایک نیا فتنہ پیدا ہوگا جو ہماری مرضی کے عین مطابق ہوگا اور ہم اس میں سکون سے زندگی گزار لیں گے۔

عبداللہ بن السوداء: تمہاری رائے نہایت غلط ہے۔ اے قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ ذی قار میں کوفہ کا ڈھائی ہزار لشکر موجود ہے اس کے علاوہ ابن حنظلیہ کے ساتھ پانچ ہزار کا لشکر ہے یہ سب اس شوق میں مر رہے ہیں کہ تم سے جنگ کرنے کی اجازت دے دی جائے یہ لشکر تیری پسلیاں بھی توڑ کر رکھ دے گا۔

علباء بن الہیثم: یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم انہیں چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں اور انہیں آپس میں لڑنے دیں اگر لڑتے لڑتے ان کی تعداد کم ہو جائے گی تب ہم ان کے دشمنوں کی کثرت کے باعث ان پر غالب رہیں گے اور اگر یہ کثرت میں بھی ہوں گے تب بھی یہ تم سے ایک نہ ایک روز صلح کرنے پر مجبور ہوں گے اس لیے تم ان لوگوں کا ساتھ چھوڑ کر اپنے اپنے شہروں کو چلو اور اس وقت تک خاموش بیٹھے رہو جب تک تمہارے شہروں میں کوئی ایسا امیر نہ آ جائے جو تمہاری پشت پناہی کر سکے اور تمہیں لوگوں سے بچا سکے۔

ابن السوداء: یہ رائے بھی انتہائی بری ہے تمہیں لوگوں سے محبت ظاہر کرنی چاہیے اس لیے اس وقت تم لوگوں کے دشمن ہو اور تم لوگوں کے ساتھ رہ کر بچ نہیں سکتے اور اگر تیری رائے پر عمل کیا گیا تو ہمارے منتشر ہو جانے کی وجہ سے لوگ ہمیں ہر طرف سے گھیر لیں گے۔

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ: خدا کی قسم! نہ تو میں کسی بات پر خوش ہوں اور نہ کسی بات پر ناراض۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی وجہ سے لوگ زبردست پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ جو حالات گزر چکے وہ تو گزر چکے لیکن ہم اب لوگوں کی نظروں

تاریخ اعثم کوفی

از

احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی

تاریخ اعثمؒ کوفی

* * * * * *

از

احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی

* * * * *

ناشر

علی پبلیکیشنز جنازگاہ، مزنگ لاہور

اور لائق ہوں یا اس کے علم و فضل سے انکار کرتا ہوں۔ علیؑ ان پسندیدہ خصلتوں کریمانہ صفتوں اور ذاتی شرافتوں میں ایسا ہی ہے جیسا تم بیان کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ میں تو اس سے قاتلان عثمان کو طلب کرتا ہوں۔ اور وہ انہیں اپنے پاس فراہم کئے ہوئے ہے اور ہر روز ان کی عزت و حرمت اور مرتبے میں افزونی کی جاتی ہے انہیں میرے حوالہ نہیں کرتا۔ مجھ میں اور اس میں دشمنی اور عداوت کا یہی سبب ہے۔ اگر قاتلان عثمان کو میرے حوالہ کر دے تو پھر مجھے اس سے کوئی عداوت اور دشمنی باقی نہ رہے۔ پھر میں اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا اور جس طرح اور مسلمان متفق ہو گئے ہیں میں بھی اتفاق کر لوں گا بلکہ اور ہزار ہا خدمتیں بھی بجا لاؤں گا۔ انہوں نے کہا اس امر کے علاوہ جو تو نے بیان کیا کہ عثمان کے قاتلوں کو طلب کرتا ہے کوئی اور بات بھی ہے؟ معاویہ نے کہا اس کے علاوہ اور کوئی خواہش نہیں۔ انہوں نے کہا یہ آسان کام ہے ہم جاتے ہیں اور ابھی اس کام کو کرلاتے ہیں اور اس دشمنی اور لڑائی کو مٹا کر آتش فساد پر پانی ڈالتے ہیں۔

وہاں سے اٹھ کر جناب امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شرط آداب بجا لائے اور بیٹھ کر عرض کی اے امیر المومنینؑ آپ کی فضیلت اور شرافت سب لوگوں پر آشکارا ہے اور آپ کی رفعت و بلندی آفتاب سے زیادہ روشن ہے' معاویہ ایک بے دین اور دنیا طلب آدمی ہے۔ اس کے پاس بیوقوفوں' جاہلوں اور لالچی لوگوں کا جتھا جمع ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے آپ کو اس مہم کے تردد میں مبتلا کر رکھا ہے اور دور دراز کا سفر طے کر کے یہاں معرکہ آراء ہوئے ہیں۔ ہر روز طرفین سے بے شمار خلقت ماری جاتی ہے اور مسلمان سخت رنج و تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آپ بھی تمام دن دل پر صدمہ اٹھاتے رہتے ہیں اور رات دن اسی فکر و سوچ میں کٹتے ہیں۔ معاویہ آپ سے صرف قاتلان عثمان کو طلب کرتا ہے کچھ اور نہیں چاہتا۔ آپ انہیں اس کے حوالے کر دیں۔ پھر یہ پرخاش اور لڑائی جھگڑا مٹ جائے گا۔ ہم معاویہ کے پاس گئے تھے اور اس معاملہ کا فیصلہ اس طریق پر کرلائے ہیں اگر آپ رضا مند ہوں اور قاتلان عثمان کو اس کے حوالے کر دیں تو وہ خدمت مبارک میں حاضر ہو کر آپ کی بیعت کر لے گا۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے اصحاب رسول معاویہ بڑا مکار اور فریبی اور فتنہ پرداز ہے تم نہیں جانتے کہ اس بیان سے اس کی کیا مراد ہے تم کو اور تمام مسلمانوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ جس دن عثمان کو قتل کیا ہے میں وہاں نہ تھا۔ اور بہ تحقیق مجھے معلوم نہیں کہ عثمان کا قاتل کون ہے؟ اگر تم جانتے ہو بیان کر دو۔ ان لوگوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ محمد بن ابوبکر ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اسے ہلاک کرنے کا قصد کیا ہے اور گھر میں داخل ہوئے اور عمار یاسر' اشتر نخعی' عدی بن حاتم طائی' عمر بن حمق خزاعی وغیرہ تھے۔ آپ نے فرمایا جاؤ ان لوگوں کو بلا لاؤ چنانچہ ابو دردا اور ابو ہریرہ نے جا کر لوگوں کو پکڑا اور کہا تم نے عثمان کو مارا ہے۔ جناب امیر المومنینؑ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں پکڑ کر قصاص میں قتل کریں۔ یہ کہنا تھا کہ تمام لشکر ایک دم جوش میں آ کر بولا اے ابو ہریرہ اور ابو دردا قتل عثمان کے دن تمام مہاجر و انصار اور صحابہ مدینہ میں موجود تھے۔ کسی نے بھی اس کی مدد نہ کی سب علیحدہ رہے کیونکہ وہ شرع پر نہ چلتا تھا۔ ہر روز اس سے اور اس کے ظالم عاملوں سے کوئی نہ کوئی غلط امر سرزد ہوتا رہتا تھا۔ جس کی برداشت کسی کو نہ ہوتی تھی لوگ دشمن بن گئے تھے ہر ایک گروہ کے بہت سے لوگ بھڑک اٹھے۔ ام المومنین عائشہ اور طلحہ و زبیر نے متفق ہو کر فساد کی آگ بھڑکائی۔ اور سب سے پہلے جو شخص عثمان کے مکان پر چڑھا طلحہ تھا اس کے علاوہ عثمان نے معاویہ کے پاس قاصد بھیج کر مدد طلب کی تھی لیکن معاویہ نے مدد دینی منظور نہ کی۔ اگر وہ مدد کرتا تو بلا شک عثمان قتل نہ ہوتا بعد کی سب باتیں تمہیں معلوم ہیں۔ معاویہ نے تمہیں بیوقوف بنا کر ان غلط باتوں سے دھوکا دیا ہے۔ تم اس بات سے باز آؤ۔ اگر زیادہ

سے جنگ کروں اور ان ہی کے ارشاد کے موافق میں نے جنگ کی اور آپ کا حکم بجا لایا۔ نیز مجھ سے فرمایا ہے کہ ظالموں اور ستمگروں پر تلوار نکالوں اور فاسق اور بدکرداروں کو قتل کروں۔ تم وہی لوگ ہو اور یہ اوصاف تم سب میں موجود ہیں۔ اور مارقین کے قتل کا حکم بھی دیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین الٰہی سے اس طرح گریز کرتے ہیں جیسا تیر کمان سے۔ میں نہیں جانتا کہ مجھے ان لوگوں سے بھی مقابلہ کرنا ہو گا یا نہیں اے نالائق ابتر تو نے نہیں سنا کہ حضرت رسول خداؐ نے علیؑ کی نسبت فرمایا کہ میں خدا کا دوست اور رسول ہوں اور علیؑ میرا دوست ہے اور تو اس دنیا میں شیطان کے سوا کسی اور کا دوست نہیں۔

عمر عاص نے کہا اے عمار میں تجھ سے نرمی سے کلام کرتا ہوں تو مجھے کس لیے گالیاں دیتا ہے۔ عمارؓ نے جواب دیا اس لیے کہ تیری عبادت و خصلت میں مکر و ریا نفاق اور دغا و فریب شامل ہو گئے ہیں۔ یہی عیب اس کا باعث ہوا ہے۔ خدا کی قسم میں شریعت کے طریق پر ثابت قدم ہوں۔

عمر عاص نے کہا اے عمار تو قتل عثمان کی نسبت کیا کہتا ہے' سچ سچ بیان کر تو بھی اسی جماعت میں سے ہے جس نے اسے قتل کیا ہے۔ عمار نے کہا ہاں میں اس گروہ میں تھا اور آج بھی اسی جماعت کے ہمراہ ہوں جس نے اسے مارا ہے۔ اور تم سے جنگ کر رہا ہے۔ عمر نے کہا اے اہل شام گواہ رہنا کہ عمار نے قتل عثمان کا اقرار کر لیا ہے۔ عمار نے کہا یہ گواہ بناتا محض ایسا ہے جیسا فرعون نے اپنی قوم سے اس وقت جبکہ موسیٰؑ نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کا حال بیان فرما رہے تھے کہا تھا کہ دیکھو اور سنو یہ کیا کہہ رہا ہے۔ اے پسر نابغہ میں نے یہ کب کہا ہے عثمان کو میں نے قتل کیا ہے۔ جس پر تو انہیں گواہ قرار دیتا ہے۔ عمر نے تم سب تلواریں لے کر گئے اور عثمان کو قتل کر دیا۔ اب زیادہ بات نہ بڑھاؤ عثمان کے قاتلوں کو ہمارے حوالے کر دو پھر یہ سب فساد مٹ جائے گا۔ اور خونریزی بند ہو جائے گی۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمام مطلب حل ہو جائے گا۔ ورنہ یہ معاملہ اتنا طول پکڑے کہ ہمارے سر اس میں کھپ جائیں گے اور اس آتش فتنہ کے دھوئیں سے بہت سے تر دماغ خشک اور سوکھے چشمے ابل پڑیں گے۔ عمار یاسر نے ہنس کر کہا اے پسر نابغہ جبکہ علی ابن ابی طالبؑ نے رکاب میں قدم رکھا ہے تو لڑائی کا کیا ذکر کرتا ہے۔ اور شمشیر و نیزہ کا کیا خوف ہے۔ اژدھے کے دانتوں کو توڑنا اور شیر کی پلکیں اکھاڑنا ہے۔ یہاں تک بات پہنچی تھی کہ شام والے اٹھ کھڑے ہوئے اور سوار ہو کر عمار کی باتیں یاد کرتے ہوئے معاویہ کے پاس جا پہنچے۔ اس نے پوچھا کیا قرار پایا۔ تم نے کیا کہا اور ان سے کیا سنا۔ انہوں نے کہا ہم کیا بیان کریں۔ ہم نے عمار یاسر کی بات سنی ہے۔ شمشیر براں سے زیادہ تیز اور سانپ کے زہر سے زیادہ مہلک تھیں۔ اور عمر عاص اس کے آگے محض ایک نوزائدہ بے زبان بچہ تھا یا پتھر کا ایک بت!

معاویہ نے کہا خدا کی قسم اگر اس حبشی غلام یعنی عمار یاسر کی رائے پر چلیں گے تو سارا عرب تباہ ہو جائے گا۔

معاویہ کے لشکر میں سے حصین بن مالک اور حارث بن عوف کا بجانب مصر و حمص فرار

معاویہ کی فوج میں قبیلہ حمیر میں سے ایک شخص حصین بن مالک نام تھا اگرچہ وہ اس کے لشکر میں تھا مگر اس کا دل امیر المومنین علی علیہ السلام کی طرف رجوع تھا کبھی کبھی آپ کی خیریت اور حالات دریافت کرتا رہتا تھا۔ ایک دن حارث بن عوف سکسکی جو حصین سے بہت ہی محبت و دوستی رکھتا تھا خبر لایا کہ تو نے بھی سنا ہو گا کہ عمار یاسر اور عمر عاص میں ایک